محمد عباس طور بن شیخ الحدیث مولانا محمد حسین طور

# رسول اکرمؐ کی ننگے سر نماز

مسئلہ نماز کی اسلام میں جتنی اہمیت ہے۔ اتنا ہی اس میں اختلاف ہے۔
پھر یہ اختلاف اشتہار بازی' مناظرہ و مجادلہ کی صورت بھی اختیار کر جاتا ہے۔
ان اختلافات میں سے ایک اختلاف یہ بھی ہے کہ ننگے سر نماز ہو جاتی ہے اور دوسرے فریق کا دعوی ہے کہ ننگے سر نماز نہیں ہوتی۔

ہمارے اس اختلاف کے خاتمہ کا دارو مدار رسول اکرم کا اسوہ حسنہ ہے فرمان نبوی ہے۔ **"صلوا کما زا یتمونی اصلی"**

اس طریقہ سے نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اب ہمیں رسول اکرم کی نماز کا علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات سے ہو گا جن میں انہوں نے آپ کو بحالت نماز دیکھا ہو گا۔

آیئے! اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ کی روایات ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی روایت ۔ **عن عبدالرحمن بن کیسان عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر و العصر فی ثوب متلبسابہ (ابن ماجہ باب الصلوۃ فی الثوب الواحد)**

صحابی رسول حضرت عبدالرحمن بن کیسان اپنے باپ کیسانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو ظہر اور عصر کی نماز ایک کپڑے میں لپیٹ کر ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

دوسری روایت ۔ **عن عمر بن ابی سلمہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمہ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ (بخاری و مسلم باب الصلوۃ فی ثوب واحد)**

حضرت عمر بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو ایک کپڑے میں

لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے ام سلمہؓ کے گھر میں دیکھا ۔ آپ کپڑے کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے ۔

تیسری روایت ۔ **عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ یصلی علی حصیر یسجد علیہ قال ورایتہ یصلی فی ثوب واحد متوشحابہ (صحیح مسلم باب الصلوٰۃ فی ثوب واحد )**

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں رسول اکرمؐ کے پاس گیا اور آپ ایک چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے ۔ اسی پر سجدہ کرتے تھے راوی کا کہنا ہے کہ میں نے آپ کو ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جسے آپ کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے ۔

مذکورہ روایات سے رسول اکرمؐ کا ایک کپڑے میں ننگے سر نماز پڑھنا ثابت ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت اس وقت دی ہے جب کہ کندھے ننگے نہ ہوں ۔ ننگے سر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ۔

## سر کا ڈھانکنا ضروری نہیں

حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا " **لا یصلین احد کم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شی** (بخاری و مسلم) کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز پڑھے جب تلک کاندھوں پر کوئی چیز نہ ہو ۔

غور کیجئے ایک کپڑے کی صورت میں آپ نے سر کی بجائے کندھوں کے ڈھانکنے کو تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے ۔ دوسری روایت میں یوں الفاظ ہیں ۔

**" من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ "**

اس روایت میں بصورت ایک کپڑے کے ننگے سر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے ۔

اسی بناء پر آپ نے سر کے ڈھانکنے کے لئے زائد کپڑے کا حکم نہیں دیا جیسا کہ صحابی رسول حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا اے اللہ کے پیغمبر! " **انی رجل اصید افا صلی فی القمیص الواحد قال نعم وازررہ**

**ولو بشوکہ" (مشکوٰۃ المصابیح بتحقیق الالبانی ص۲۳۸ ج۱)**

میں شکاری آدمی ہوں کیا میں صرف ایک قمیص میں نماز پڑھ سکتا ہوں ؟ آپ نے فرمایا ہاں ! اسے کانٹے وغیرہ کیساتھ پیوند کر لیجئے ۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سلمہ بن اکوع قمیص کے علاوہ زائد کپڑے کی وسعت رکھتا تھا ۔ چونکہ شکاری نے دوڑنا ہوتا ہے اس بناء پر صحابی نے ایک قمیص میں نماز پڑھنے کو کہا ۔ اگر سر کا ڈھانکنا ضروری امر ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ سر کے لئے دستی رومال یا کوئی زائد کپڑا ضرور ہونا چاہئے ۔

## رسول اکرمؐ کا ٹوپی اتار کر ننگے سر نماز پڑھنا

فقہ السنہ جلد اول صفحہ ۱۲۸ میں علامہ ابن عساکر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت لائے ہیں ۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ۔

**" عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ربما نزع قلنسوہ فجعلھا سترہ بین یدیہ "**

" بے شک رسول اکرمؐ بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اپنے سامنے بطور سترہ رکھ لیا کرتے تھے " ۔

## ایک اشکال

شاید یہاں پر یہ اشکال پیدا کر لیا جائے کہ سترہ سر ڈھانکنے سے زیادہ ضروری تھا ۔ اس لئے نبی اکرمؐ نے ٹوپی اتار دی ۔ یہ سترہ کے لئے مجبوری تھی ورنہ سترہ ہوتے ہوئے اسے اتار کر نماز پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

## اشکال کا ازالہ

لیکن اس اشکال و اعتراض میں بھی کوئی وزن نہیں ہے ۔ اس لئے کہ صحیح بخاری میں **"باب عقد الازار علی القفا فی الصلوٰۃ"** میں محمد بن منکدر سے روایت ہے فرماتے ہیں **" صلی جابر فی ازار واحد قد عقدہ من قبل قفاہ ' وثیابہ موضوعہ علی المشجب**

**فقال له قائل تصلي في ازار واحد فقال انما صنعت ذلک ليراني الاحمق مثلک "**

" حضرت جابرؓ نے ایک ہی چادر میں نماز پڑھی جس کو اپنی گدی پر باندھ لیا تھا اور ان کے باقی کپڑے تپائی پر رکھے ہوئے تھے ۔ ایک آدمی نے آپ سے کہا کہ (باوجود کپڑوں کے ہونے کے) آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں ۔حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے یہ کام اس لئے کیا ہے تاکہ تجھ سا احمق (بے قوف) مجھے دیکھ لے ۔ اور اسے معلوم ہو جائے کہ ننگے سر نماز کپڑوں کے ہوتے بھی ہو جاتی ہے ۔

صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ " **والغرض بيان جواز الصلوة في الثوب الواحد و لوكانت الصلوة في الثوبين افضل لكنه قال صنعه عمدا لبيان الجواز "**

" کہ اس فعل سے حضرت جابرؓ کی اصل غرض یہ ہے کہ ایک ہی کپڑے میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے ۔ اگرچہ دو کپڑوں میں نماز کی فضیلت ہے اسی لئے حضرت جابرؓ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی تاکہ جو لوگ بے سمجھ ہیں وہ جان لیں کہ ننگے سر نماز جائز ہے ۔ ذرا دیکھئے ! کیا جابرؓ کی یہ روایت اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں کہ ایک کپڑے میں جبکہ سر ننگا ہو نماز درست اور جائز ہے بلکہ حضرت جابرؓ نے تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنے پر ننگے سر ہونے کی صورت میں اعتراض کرنے والے اور برا سمجھنے والے کو احمق تک فرما دیا ۔

ویسے بھی سر ستر میں شامل نہیں کہ اس کا ڈھانکنا واجب ہو کسی فقہ کی کتاب یا کسی حدیث میں سر کو ستر میں شامل نہیں کیا گیا ۔

## ننگے سر نماز احناف کی نظر میں

علامہ ابن عساکر فقہ السنہ میں احناف کا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "

**وعند الحنفيه انه لاباس بصلاه الرجل حاسر الراس و استحبوا ذلک اذا كان للخشوع "**

**(فقه السنه ص۱۲۸ ج۱)**

کہ احناف کے نزدیک ننگے سر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر خشوع کے لئے ہو تو مستحب ہے ۔

## ننگے سر نماز اور امام ابو حنیفہ

**(باب جواز الصلوۃ فی الثوب الواحد) قال ابو حنیفہ عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب واحد متوشحابہ فقال بعض القوم لا بی الزبیر غیر المکتوبہ قال المکتوبہ وغیر المکتوبہ (مسند امام اعظم ص ۱۰۳)**

" امام ابو حنیفہ حضرت ابو زبیر سے بیان کرتے ہیں وہ حضرت جابرؓ سے کہ نبی اکرمؐ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جسے آپ کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے ۔

بعض آدمیوں نے ابو زبیر سے دریافت کیا کہ فرض نمازوں کے علاوہ آپ نے کہا نہیں کوئی بھی نماز ہو فرض یا نفل "

چند سطور کے بعد امام ابو حنیفہ ننگے سر نماز کو سنت گردانتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

**" قال ابو جعفر عن عطاء عن جابر انہ امھم فی قمیص واحد و عندہ فضل ثیاب یعرفنا بسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ( مسند امام اعظم ص۱۰۴ )**

کہ حضرت جابرؓ نے قوم کی امامت باوجود زائد کپڑوں کے ہوتے ہوئے کرائی اس لئے کہ ان کو علم ہو جائے کہ ایک کپڑے میں (ننگے سر) بھی سنت رسول ہے ۔

## ننگے سر نماز اور مولانا احمد رضا خان بریلوی

مولانا احمد رضا خان بریلوی اپنی کتاب " احکام شریعت " حصہ اول میں مسئلہ (۵۴) کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر بہ نیت عاجزی ننگے سر نماز پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں ۔

اور احکام شریعت حصہ دوم کے مسئلہ اتالیس کے جزء "ب" میں ہے کہ نماز کے اندر اگر ٹوپی گر جائے تو اٹھانی چاہئے یا نہیں ؟ جواب میں لکھتے ہیں اٹھا لینی چاہئے افضل ہے جب کہ بار بار نہ گرے اور اگر تذلل و انکسار کی نیت سے سر برہنہ رکھنا چاہے تو نہ اٹھانی افضل ہے ۔

" عرفان شریعت " حصہ اول کا مسئلہ سات یہ ہے اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوئے

ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہو گی یا نہیں ؟

جواب میں لکھتے ہیں نماز بلا تکلف درست ہو گی ۔

## نماز میں سر ڈھانکنے کا استدلال

استدلال اول

**یا بنی دم خذوا زینتکم عند کل مسجد ( الاعراف یت نمبر۳۱ )**

کہ اے اولاد آدم ! ہر مسجد کے نزدیک اپنی زینت پکڑو ۔

بعض علماء نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ پگڑی بھی زینت ہے ۔ لہذا سر پر ٹوپی یا پگڑی پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے ۔

جواب :

تاہم ائمہ سلف اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے جو بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے ۔

چنانچہ مذکورہ آیت کی تفسیر علامہ ابن کثیر یوں کرتے ہیں

**" عن ابن عباس کانوا یطو فون بالبیت عراۃ الرجال و النساء ۔ الرجال بالنہار و النساء باللیل و کانت المراۃ تقول ۔**

**الیوم یبدو بعضہ او کلہ**

**وما بدا منہ فلا احلہ**

**( تفسیر ابن کثیر جلد دوم ص ۲۱۸ )**

" حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ مرد و زن برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے مرد دن کو اور عورتیں رات کے وقت ۔

اور عورت کی زبان پر یہ مصرعہ ہوتا تھا کہ آج اس کے خاص جسم کا کل حصہ یا کچھ حصہ ظاہر ہو گا لیکن کسی کو اس کا دیکھنا ظاہر نہیں کرے گی "

پس اس کے خلاف مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے ۔ کہ صرف بیت اللہ کا طواف کرتے وقت لباس کا پہننا نہیں بلکہ ہر مسجد میں لباس پہن کر جاؤ ۔

اسی طرح یہ تفسیر روایت ابن عباسؓ تفسیر خازن ، معالم التنزیل فتح القدیر ، جامع البیان ، تفسیر جلالین اور صحیحین میں مذکور ہے ۔ بالفرض اگر بعض علماء کے اس قول کو بھی درست مان لیا جائے ، تو پھر ننگے سر نماز کے عدم جواز کا کوئی قائل نہیں ہے ۔

احرام کی حالت میں جو خشوع و خضوع کی حالت ہے تمام حاجی ننگے سر ہی نماز پڑھتے ہیں ۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ **"خذوا زینتکم"** سے مراد لباس ہے اور لباس زینت وہ ہے جو اعضائے مخصوصہ کو چھپا لے ۔ اسی رکوع کی پہلی آیت میں اس امر کی وضاحت ہے ۔

**" یا بنی دم قد انز لنا علیکم لبلسا یولری سوتکم وریشا"**

کہ اے اولاد آدم ! ہم نے اپ پر ایسا لباس اتارا ہے جو تمہارے اعضائے مخصوصہ کو چھپائے اور زینت بھی بنے ۔

لباس :

لباس تو وہ ہے جس سے انسان اپنا ستر چھپا لے ۔

ریش :

ریش وہ لباس ہے جو بطور زینت رونق و جمال کے لئے پہنا جائے ۔ تو جس آیت سے استدلال کیا جا رہا ہے اس میں بھی زینت سے مراد وہ لباس ہے جس سے انسان کا ستر ناف سے لے کر رانوں تک چھپ جائے ۔ نماز کے لئے ایسا کپڑا ہو جس سے کندھے ننگے نہ ہوں ۔ مشرکین کا رد بھی اس طریق سے ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بالکل ننگے دھڑنگے اپنے کپڑے اتار کر طواف کرتے تھے ۔

اور یہ ان کی جہالت کی وجہ سے تھا اس لئے رب العزت نے منع فرمایا ۔ اسی طرح بعض مسلمانوں نے کندھے ڈھانکنے فرض جان لئے اور ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ جانا ۔ اور اسی افراط و تفریط کی الجھن میں اپنی رائے کو دخل دینا پسند کیا اور شریعت کے تول و توازن کا لحاظ نہ رکھا اور قرآن مجید کے مفہوم کو نہ سمجھا اور **"خذوا زینتکم"** کے اوپر ہی سکوت اختیار کر لیا ان دوستوں نے یہ نہ سمجھا کہ رسول اکرمؐ پر یہ آیت نازل

لغۃ حقیقۃ ان ننگے سر نماز صفحہ ۷۔۸